پیغامِ حج

۱۴۱۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَلی اللّٰہُ عَلیٰ سَیِّدِ الْاَوَّلِینَ وَالْآخرِیْنَ مُحَمَّد الْمُصْطَفیٰ وَآلِہِ الْمَیَامِیْنَ وَ السَّلاَمُ عَلیٰ بَقِیَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِیْن."

حج، جو تقویٰ اور معنویت سے سرشار اور خیر و برکتوں کا سرچشمہ ہے، رہتی دنیا تک ہر سال عالمِ اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے ایک ایک فرد پر اپنا فیض و سخاوت جاری رکھے ہوئے ہے، تا کہ ہر شخص اور ہر گروہ اپنے ظرف اور لیاقت کے مطابق اس سے فیضیاب ہو سکے۔ (یاد رہے کہ) صرف خانۂ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہونے والے حجاجِ کرام ہی اس (عظیم) سرچشمے سے فیضاب نہیں ہوتے، (بلکہ) اگر اس بے نظیر فریضے کی صحیح ترجمانی اور درست شناخت ہو جائے اور اس پر عمل کیا جائے تو دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے تمام مسلمان اس کی برکتوں سے مالا مال ہو جائیں گے۔

بنی نوع بشر کے افراد اور مختلف گروہ و طبقات ہمیشہ سے دو وجوہات کی بنا پر مصیبتیں اور

نقصانات جھیلتے رہے ہیں: اوّل: خود اپنے اندر سے کہ جس کی بنیاد بنی نوع بشر کی اپنی کمزوریاں، ایسی نفسانی اور آزاد خواہشات کہ جن کی مہار ٹوٹ چکی ہے، شکوک وشبہات، ایمان کی دولت سے محرومیت اور انسان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے والی خصلتیں۔ دوّم: وہ بیرونی دشمن عناصر جو اپنے ظلم وتجاوز گری، گھمنڈ اور درندگی کے ذریعے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو خطرے میں ڈال کر ہر طرف سے اس پر گھیرا تنگ کر کے زبردستی اپنی طاقت کا لوہا منوانے کے لیے آئے دن طرح طرح کی جنگیں مسلط کر کے بنی نوع بشر پر ظلم وستم کے پہاڑ کھڑے کر دیتے ہیں، جو ان کے لئے وبالِ جاں بن جاتے ہیں۔

اسلامی معاشرے کو انفرادی اور اجتماعی دونوں لحاظ سے ان دونوں خطرات کا ہمیشہ سے سامنا رہا ہے، اور آج پہلے سے کہیں زیادہ اس کو ان خطرات کا سامنا ہے۔ بیرونی عناصر اپنے ناپاک عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک طرف تو اسلامی ممالک کے اندر فساد وفحشا کے بازار گرم کرنے کے درپے ہیں اور ان دشمنوں سے وابستہ بعض لوگوں کی طرف سے مغربی ثقافت اور تمدن کو اسلامی ممالک کے اندر پھیلانے کے لئے ان کی بھرپور مدد ہو رہی ہے جس کی جھلکیاں ان کے انفرادی اور اجتماعی طرزِ زندگی سے لیکر شہروں کی بناوٹ اور مختلف مطبوعات سے چھلک رہی ہیں اور بعض مسلمان قوموں کو اپنی فوجی، سیاسی اور اقتصادی پابندیوں کا نشانہ بنانا اور لبنان، فلسطین، بوسنیا، کشمیر، چیچنیا اور افغانستان کے مظلوم عوام کے خون کی ہولی سے اپنے ہاتھ رنگین کرنا، اسی سلسلے کی وہ دوسری کڑی اور واضح نشانی ہے جو اسلامی معاشروں کو خوف زدہ کرتی نظر آ رہی ہے۔

چنانچہ حج وہ ہمیشہ جاری رہنے والا دریائے بیکراں اور خداوندِ متعال کا لازوال عطیہ ہے جس سے مسلمان اپنے رنج والم اور گرد وغبار اور آلودگیوں اور بیماریوں کو دھو کر اپنے اندر روحانی نکھار پیدا کر سکتے ہیں، اور اس ابدی ذخیرے سے کمک اور مدد حاصل کر کے ہر زمانے میں ان دونوں طرح کے المیوں اور نقصانات کا ازالہ کر سکتے ہیں۔

حج میں تقویٰ، ذکرِ الٰہی، حضورِ قلب، خشوع وخضوع اور پروردگارِ یکتا کی طرف پورا دھیان

دینا وہ عظیم عنصر ہے جس کے ذریعے پہلے خطرے کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ امتِ مسلمہ کا باہمی اتحاد و یگانگت اور احساسِ عظمت و قدرت جو درحقیقت حج کا عظیم مظہر ہے کے ذریعے دوسرے خطرے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا حج میں یہ دونوں پہلو اور عنصر جتنا نمایاں اور قوی ہوں گے افراد اور اسلامی معاشرے میں ان دونوں بحرانوں اور خطرات کے سامنے اتنا ہی مقابلہ کرنے کی قدرت زیادہ ہوگی اور جب کبھی بھی یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک پہلو کمزور، ضعیف یا اصلاً ناپید ہوگا اتنا ہی امتِ مسلمہ کے اندر انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے نقصانات اٹھانے اور بحران کا خطرہ منڈلاتا نظر آئے گا۔ اسلام کی مقدس شریعت اور خود قرآنِ مجید کی تصریحات میں حج کے ان دونوں پہلوؤں کو واشگاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ چشمِ بینا اور منصف مزاج دل رکھنے والے افراد کے لئے اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ: "فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا." (۱) کے ساتھ ساتھ خدا کا یہ لازوال دستور بھی آیا ہے کہ: "وَ اَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ رَسُوْلُهٗ." (۲) ان دونوں آیات کی اس حکمتِ آمیز آیت: "لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ." (۳) کے ساتھ ہم آہنگی امیدوں کا وہ بانگِ درا لئے ہوئے ہے جو اس آیت: "لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ." (۴) میں نازل ہوا ہے۔ ان دونوں پہلوؤں سے چشم پوشی یا ان کی اہمیت کو کم کرنے کی غرض سے تبلیغ وکوشش اور ہر طرح کی بات گویا ان آیاتِ کریمہ اور قرآنِ مجید کے فرامین کے ساتھ مقابلہ کرنے کے مترادف ہے۔ امتِ مسلمہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خسارہ اور نقصان نہیں کہ اس کے دینی اور سیاسی قائدین تعلیماتِ اسلامی کی اعلیٰ اقدار اور اس کے اَن مٹ اور رہنما اصولوں کو جو تمام مسلمانوں اور پوری بشریت کی زندگی کے لئے ذخیرۂ ابدی ہیں اپنی غفلت اور جہالت کی بنا پر پس پشتِ ڈال کر ان سے بہرہ مند ہونے کے تمام راستوں کو سبوتاژ کر دیں۔

انہی ابدی ذخائر میں سے ایک ذخیرہ حج ہے۔ لہٰذا امتِ مسلمہ کا فرض بنتا ہے کہ اسے اچھی طرح پہچانے اور مسلمانوں کو اس سے بہرہ مند ہونے کے تمام مواقع اور ذرائع فراہم کرے۔ آج دنیائے اسلام ایسی سنگین اور عظیم مشکلات اور خطرات سے دوچار ہے کہ اگر مسلمانوں نے اپنی ایمانی طاقت، جہاد، (خدا پر) توکل، اپنی بلند ہمتوں، چشمِ بینا اور ان لازوال خداداد ذخائر جو اس نے اس دین حنیف میں رکھے ہیں سے استفادہ کر کے ان کا ازالہ نہ کیا تو اسلام دشمن استکباری طاقتیں جو سیاسی، فوجی اور جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہیں آئے دن ان کی مشکلات میں اضافہ اور ملتِ مسلمہ کی نجات اور آزادی کو دسیوں سال پیچھے دھکیل دیں گی، اور پھر صدیوں تک مسلمان سر اٹھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ اور یہ بھی قوی امکان ہے کہ بعض اسلامی ریاستوں کو کلی طور پر صفحۂ ہستی سے مٹا دیں، مغربی کلچر اور تمدن کو زبردستی پھیلا کر آہستہ آہستہ عریانی اور بے راہ روی کا بازار گرم کر کے ان ریاستوں میں موجود باقی ماندہ اسلامی آثار اور خصوصیات کو نابود کر دیں۔

آج سرزمینِ ایران میں اسلامی جمہوریت تشکیل پانے اور بہت سے اسلامی ممالک میں اسلامی تحریکوں کے جنم لینے کے بعد بہت سارے تلخ و شیریں حقائق سے پردہ چاک ہو چکا ہے اور دنیائے اسلام کے اکثر افراد درپیش حالات و واقعات کو بخوبی سمجھتے اور ان کا تجزیہ و تحلیل کرنے کی صلاحیت اور قدرت رکھتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ ذرائع بلاغ کا جادو، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور مختلف مطبوعات جو پوری دنیا اور خصوصاً صیہونزم اور اس سے وابستہ مغربی ممالک اور بعض دیگر وہ اسلامی ممالک جو درحقیقت عالمی استکبار کے آلۂ کار ہیں سے پھیلنے والی بے بنیاد خبریں جادو کی چھڑی کی طرح واضح اور صاف حقائق تک کو دھندلا کرتے نظر آ رہے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اجمالی طور پر دنیائے اسلام کو درپیش مشکلات اور انھیں حل کرنے کے ذرائع اور وسائل کی فہرست بیان کی جائے۔

ذرائع اور وسائل کے سلسلے میں ہم سب سے پہلے پچاس سے زیادہ اسلامی ممالک میں بسنے والے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کی اجتماعی قوت سے آغاز کریں گے جو بحر الکاہل اور

بحرِ اطلس تک کی سرحدوں کے مالک ہیں۔ مسلمانوں کی اس عظیم آبادی میں بہت ساری ایسی باہوش اور زیرک قومیں بھی ہیں جن کی ثقافت اور تہذیب ہزاروں سال پر محیط ہے اور ان میں سیاسی اور علمی شخصیتیں بھی موجود ہیں' یہی وہ انسانوں کا (مانندِ سیلاب) مجموعہ ہے جس کا نام امتِ مسلمہ ہے' جو بے حد قیمتی ثقافت اور باعظمت میراث کے ساتھ اور بے مثال درخشندگی اور بارآوری کے ساتھ تنوع اور رنگا رنگی کے باوجود بڑی حیرت انگیز یکسانیت اور یگانگت سے بہرہ مند ہے جو اسلام کی گہرائی و نفوذ' اس کی خاص اور خالص وحدانیت کے باعث اس (عظیم پیکر) کے تمام اجزا' ستونوں اور پہلوؤں میں نمایاں و جلوہ فگن ہے۔

ہمدلی اور باہمی اخوت کے جذبے سے سرشار یہ قومیں جو سیاہ فام' سفید فام اور زرد فام نسلوں پر مشتمل ہیں' اور جو درجنوں مختلف بولیاں بولتی ہیں' سب کی سب خود کو عظیم امتِ مسلمہ کا جز سمجھتی اور اس پر فخر کرتی ہیں۔ سب ہر دن ایک ہی مرکز کی طرف رُخ کر کے بیک زبان اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کرتی ہیں' سب ایک ہی آسمانی کتاب سے درس و الہام لیتی ہیں' اور وہ ایک ایسی آسمانی کتاب ہے جو اپنے اندر حقائق اور رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لیے قوانین اور ذمے داریاں نبھانے کے اصولوں کو سموئے ہوئے ہے: "وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ." (۵)

انسانوں کا یہ مجموعہ جسے مسلمانوں کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے' جغرافیائی لحاظ سے ایک ایسے وسیع و عریض علاقے کا مالک ہے' جو اپنے سینے میں معدنیات خصوصاً تیل کے ذخائر سے مالا مال ہونے کی وجہ سے غنی ترین اور بے نیاز ترین علاقہ کہلانے کا مستحق ہے۔

آج کے اس پُر تمدن مشینی دور میں جہاں ہر چیز کے چرخ و حرکت کا دارومدار پیٹرولیم مصنوعات پر منحصر ہے' اگر انسانوں کا یہ مجموعہ (جسے امتِ مسلمہ کہا جاتا ہے) صرف چند مہینوں کے لئے دنیا کی منڈیوں تک تیل کی رسائی بند کر دے' تو دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ منجملہ دنیا کی وہ بڑی بڑی حکومتیں اور طاقتیں جو صدیوں سے لیکر آج تک مسلمانوں کی تقدیر اور ان کے جذبات کو

بازیچۂ اطفال قرار دیکر اپنے زور اور طاقت سے ان کا استحصال کررہی ہیں ایک دم تاریکی میں ڈوب جائیں۔ اور سردی سے ٹھٹھر کر بے سروسامانی کی حالت میں غرق ہوجائیں۔ اس کے علاوہ بھی امتِ مسلمہ سینکڑوں سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور معاشرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ چنانچہ گہری نگاہ رکھنے والے افراد ان کے بارے میں اچھی طرح آگاہ ہیں۔

اب ذرا اس امت کو درپیش مشکلات اور مسائل پر ایک نظر ڈالیں، وہ مشکلات اور مسائل جو اس باصلاحیت اور بااستعداد انسانی مجموعے کی ترقی اور خوشحالی میں رکاوٹ بنی ہیں جن کی وجہ سے امتِ مسلمہ ان ذخائر سے استفادہ کرکے بہرہ مند ہونے کی صلاحیت کھوچکی ہے اور علم و دانش کے بڑھتے ہوئے قافلے سے پیچھے رہ گئی ہے اور اپنے عظیم وسائل اور مادّی ذخائر سے بہرہ مند ہونے سے قاصر ہے اور دنیائے ثقافت وسیاست میں اپنی امتیازی تہذیب اور ثقافت کھوکر مغربی تہذیب وثقافت میں ڈوب چکی ہے اور بین الاقوامی سیاسی میدان میں بھی دوسرے اور بیگانے افراد کی سیاست کی بھینٹ چڑھ چکی ہے، فوجی اور دفاعی لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو اکثر اسلامی ریاستیں استکباری قوتوں کی طرف سے متعدد تجاوزات کی زد پر قرار پارہی ہیں۔

ان مشکلات میں سے اکثر و بیشتر خود امتِ اسلامی کے اندرونی اختلافات، خیانت کاری اور کوتاہی وغفلت کا نتیجہ ہیں۔ ہماری مشکلات کی فہرست ایک طویل کہانی کی حیثیت رکھتی ہے جن میں سے بنیادی مشکلات اور مسائل کو اس فہرست کی شکل میں پیش کیا جاسکتا ہے:

☆ فرقہ وارانہ اختلافات، جو اکثر و بیشتر علمائے سو یا اغیار کے آلۂ کار لکھاریوں کی طرف سے مسلمانوں کے درمیان پھیلائے جارہے ہیں۔

☆ قوموں کے درمیان اختلافات، جو قومیت کی بنیاد پر آواز اٹھانے والے افراد کی افراط وتفریط کا نتیجہ ہیں۔ اگرچہ یہ چیزیں روشن فکری کے نام سے وابستہ افراد سے سرزد ہوتی ہیں۔

☆ اسلامی ممالک میں مداخلت کرنے والی طاقتوں کے مقابلے میں سرِ تسلیم خم کرنا جس نے بعض ممالک کو سپر طاقتوں میں بدل دیا ہے۔

☆ بعض اسلامی ریاستوں کا مغربی ثقافت کے آگے سرِ تسلیم خم کر دینا' یہاں تک کہ اسلامی ریاستوں میں اسے ترویج دینا اور اپنے ہم وطنوں کے دینی اور اعتقادی مسائل سے بے اعتنائی اور چشم پوشی اختیار کر کے ان کے حقِ خود ارادیت اور دینی ضروریات کو اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کی بھینٹ چڑھا دینا۔

☆ امتِ مسلمہ کی بعض سیاسی اور ثقافتی شخصیات کا دنیا پر مسلط سپر طاقتوں خصوصاً امریکہ سے مرعوب ہونا۔

☆ اسلامی ریاستوں کے مرکز میں اسرائیل جیسی غاصب اور خونخوار ریاست کا وجود جو خود بہت ساری مشکلات کا سبب اور بنیادی عامل ہے۔

☆ دین کو سیاست سے جدا کر کے اسے انفرادی اور شخصی حد تک محدود کرنے کی پالیسی اختیار کر کے یہ کہنا کہ دین کا حکومت' سیاست اور اقتصاد سے کوئی تعلق نہیں۔

مذکورہ مسائل اور مشکلات کے علاوہ ایسی دسیوں بنیادی مشکلات بھی پائی جاتی ہیں جن کی اگرچہ تاریخی بنیادیں ضرور ہیں لیکن اگر امتِ مسلمہ سے تعلق رکھنے والے سیاسی اور دینی قائدین اخلاص' ہمت اور آزادی کا اظہار کرتے تو قابلِ علاج تھیں۔

یہ وہ بنیادی مسائل اور مشکلات ہیں جن کی وجہ سے دنیائے اسلام سیاسی طور پر پستی' جہالت اور فقر و نیاز مندی کا شکار ہو چکی ہے اور امتِ مسلمہ میں پسماندگی' جنگ' خرافات اور تعصّبات جیسے مسائل بھی انہی مشکلات کا نتیجہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر حج کو صحیح اور درست طور پر سمجھا جائے اور جس طرح خدا نے فرض کیا ہے بالکل اسی طرح اس پر عمل کیا جائے تو یقیناً ہماری ان بنیادی بیماریوں اور ہماری تمام تر ناکامیوں کا بہترین علاج اور درمان ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ کام اچانک اور کم عرصے میں انجام نہیں پا سکتا۔ اس کے لیے سالہا سال چاہئیں کہ امتِ مسلمہ کے تمام حجاجِ کرام چاہے وہ مرد ہوں یا خواتین دنیا کے چاروں گوشوں سے توحید کے عظیم پرچم تلے جمع ہو کر روحانی اور ہم آہنگ عبادات بجا لائیں اور صدرِ اسلام کی عظمتوں اور بدر و احد کی یاد سے اپنے

سینوں میں جلا پیدا کریں اور اس مسجد کی زیارت کا شرف حاصل کریں جس کے درودیوار سے آیاتِ قرآنی کی نغمہ سرائی حلقومِ رسولِ اکرمؐ سے اب بھی سنائی دے رہی ہے اور آج بھی صدرِ اسلام کے مجاہدین کی نعرہ ''اللہ اکبر'' کی صدائیں آرہی ہیں، وہ بھی ایک ایسے روحانی ماحول میں جہاں ہزاروں ضعیف نفس، خودغرض اور بھٹکے ہوئے انسان خداوندِ متعال کی عظمت وکبریائی اور قدرت کے سامنے حضورِ قلب کے ساتھ راز ونیاز اور عبادات کے ذریعے ہر طرح کے گناہوں کی آلودگیوں سے خود کو پاک کرکے اپنے دلوں کو مضبوط اور ارادوں کو قوت بخشتے ہیں۔ ایک ایسے پُر فیض ماحول میں جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو قطع نظر رنگ ونسل آپس میں اتحاد ویگانگت اور دوستی کا درس دے کر شیطان کی فریب کاریوں کو کمزور اور اسے ذلیل وخوار کرتا ہے۔ جی ہاں! ایک کامل اور صحیح معنوں میں انجام پانے والا حج، توحیدی حج، یعنی وہ حج جو خدا اور مومنین سے عشق کا سرچشمہ اور شیطانوں، بتوں اور مشرکوں سے اظہارِ برائت پر مشتمل ہو، یقیناً ایسا حج امتِ مسلمہ کی تمام مشکلات اور اس کے تمام مسائل کو پہلے مرحلے میں متوقف اور پھر انھیں دور کرسکتا ہے، اور اسلام کی عزت، امتِ مسلمہ کی شگوفائی، استقلال اور بیگانوں کے شر سے اسلامی ملکوں کی آزادی کا باعث بن سکتا ہے۔

حج کی اہمیت کے صحیح ادراک ہی کا نتیجہ تھا کہ جمہوری اسلامی ایران کے عظیم انقلاب کی کامیابی کے بعد ایران کے بین الاقوامی مسائل میں حج کو پہلا مقام حاصل ہوا، اور اس سیاستِ الٰہی سے آراستہ فریضے کو جو حقِ متعال کی عزت وقدرت کا عظیم مظہر ہے دولتِ کریمہ (جمہوری اسلامی) نے عبادی پہلو سے جو کہ رحمت وغفرانِ الٰہی کی جلوہ گاہ ہے مخلوط کرکے آج صدیوں بعد پھر سے اس عظیم فریضے کو صدرِ اسلام کے دور میں انجام پانے والے حج سے نزدیک کردیا ہے۔ اور نمونے کے طور پر مناسکِ حج کی انجام دہی کے موقع پر ایک بار پھر مشرکین سے اظہارِ برائت کو زندہ کردیا ہے۔ اور آج اسلام مخالف قوتوں کی طرف سے سخت مخالفت اور سیاسی دباؤ کے باوجود بطورِ وظیفۂ شرعی مشرکین سے اظہارِ برائت کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ پچھلی ایک صدی پر محیط

عرصے سے اسلام کی مخالفت پر مبنی پروپیگنڈوں اور اسلام دشمن عناصر کے ہتھکنڈوں کے باوجود نظامِ مملکتِ جمہوری اسلامی ایران نے اسلام کی عظمت' استقلال' عزت اور اس کی شگوفائیوں کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا کر ثابت کر دیا ہے کہ حج نہ صرف شخصی اور انفرادی مفادات کے حصول کا ایک ذریعہ اور وسیلہ ہے بلکہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے اندر تقویٰ اور ایمان کی روح پھونکنے اور اسلام کی مقدس شریعت کو معاشرے میں نافذ کر کے اسلام اور مسلمانوں کی عزت و آبرو اور دشمنانِ اسلام کے چنگل سے نجات اور آزادی دلانے کا بہترین وسیلہ ہے۔

چنانچہ جو لوگ حج کی جامعیت اور اس سے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہونے والی بے تابی اور بیداری کی نفی کرتے ہیں' درحقیقت یہ لوگ مسلمانوں کی عزت و استقلال سے کھیل کر عالمی استکبار اور صہیونزم کے چنگل سے آزادی اور نجات کی راہ کو مسدود کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس سلسلے میں دیے جانے والے فتووں کے انبار اور غلط نظریات درحقیقت خداوندِ متعال کے نازل کردہ احکام اور اصولوں کے خلاف ہیں اور اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ یہ لوگ دنیا کے گوشہ و کنار میں رونما ہونے والے واضح حقائق اور حالات سے جہالت و نادانی اور مسلمانوں کے امور کے بارے میں بصیرت نہ رکھنے کی بنا پر اس طرح کے خیالات اور نظریات کو شہ دے رہے ہیں۔

آج جو کوئی بھی امتِ مسلمہ کی سنگین مشکلات اور اس پر ظالم و جابر امریکہ کے تسلط واستبداد کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات رکھتا ہے' جو کوئی بھی صہیونزم کے مظالم اور مسلمانوں کے خلاف اس کے گھناؤنے ہتھکنڈوں اور سازشوں سے آگاہی رکھتا ہے' جو کوئی بھی کینسر کے غدود کی مانند اسرائیل کی اقتصادی' سیاسی اور دفاعی ترقی و پیشرفت کو علاقے کے دیگر ممالک اور حکومتوں کے لئے خطرے کی گھنٹی کے طور پر درک کرتا ہے' جو کوئی بھی فلسطینیوں کی رنج والم سے بھری داستان' ان کی وطن سے دور غربت میں اپنے خانے و کاشانے کو ظالم و جابر اور غاصب اسرائیل کے ہاتھوں ویران ہوتا دیکھ رہا ہے' جو کوئی بھی جنوبی لبنان اور غاصب صہیونیوں کے ہاتھوں ناجائز قبضہ شدہ علاقوں میں آئے دن ہونے والے حملوں سے آگاہی رکھتا ہے' جو کوئی بھی

حال ہی میں امریکہ کی سرپرستی میں صہیونیوں کی طرف سے ہونے والے حملوں کے بارے میں جانتا ہے، کہ کس طرح پورے بارہ دنوں تک زمین، فضا اور دریا سے انھیں اپنا نشانہ بنا رکھا ہے اور بچوں اور عام لوگوں کا قتلِ عام ہو رہا ہے، جو کوئی بھی بوسنیا، افغانستان، کشمیر، تاجکستان اور چیچنیا کے حالات سے واقف ہے، جو کوئی بھی جمہوری اسلامی ایران کے فی الوقت قرآن اور اسلام کی حاکمیت کے مظہر نظام اور قانون کی مخالفت کا پرچم بلند کرکے آئے دن اسے اپنی ناکام سازشوں اور دشمنیوں کا ثبوت فراہم کرنے کی کوشش کرنے والے طاغی اور بنی نوع انسان کے دشمن امریکہ اور اسرائیل کے ہتھکنڈوں کے بارے میں واقفیت رکھتا ہے، اور جی ہاں! جو کوئی بھی ان حقائق کو جان کر اپنے اندر اسلامی غیرت وحمیت کا احساس اپنی دینی ذمے داری سمجھتا ہے، اسے یقیناً اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں رکھے گا کہ حج کے اس عظیم اور انمول ذخیرے کو ضائع کرنا اسلام ومسلمین کی سربلندی کے لئے ملنے والے اس مضبوط اور مستحکم خداداد سرمائے کو گنوانے کے مترادف ہے اور یہ ایک ناقابلِ تلافی نقصان اور ناقابلِ معافی گناہ ہے۔

اسلامی ریاستوں میں پائی جانے والی موجودہ کمزوریوں اور آپس کے اختلافات کے نتیجے میں جن مشکلات اور مصیبتوں سے اسلامی ممالک دوچار ہیں، یہ ایسے حقائق ہیں جن سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ نہ ہی ان حقائق کو لمبے عرصے تک چھپایا جاسکتا ہے۔ آج عرب ریاستوں نے خود اپنے ہاتھوں ایسے حالات پیدا کیے ہیں کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنے ان دیرینہ دشمنوں کے سامنے ایک دن بھی مزاحمت کی سکت نہیں رکھتے جنھوں نے ان کے ذہنوں اور شہروں تک پر قبضہ کر رکھا ہے اور غاصب اسرائیل کے ہاتھوں بھینٹ چڑھنے والے لبنانی عوام کا دفاع کرنے سے قاصر ہیں۔

آج جبکہ عرب ریاستوں اور حکومتوں کے گودام مغربی ممالک کے کارخانوں کو بیش بہا قیمتیں دے کر فضائی حدود کے دفاع کے لیے خریدے گئے اسلحوں سے بھرے پڑے ہیں اس کے باوجود اسرائیلی جنگی جہاز عربوں کے شہروں اور رہائشی علاقوں کو ویران کر رہے ہیں، لیکن کسی بھی

عرب ریاست کے پاس یہ طاقت نہیں کہ ان حملوں کو روک سکے۔ ان تلخ حقائق کے علاوہ استکباری قوتوں کی بہت سی عرب اور مسلم ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور مسلمانوں کی تہذیب وثقافت کو ملیامیٹ کرنے کے لئے ان کی طرف سے بغیر کسی روک ٹوک کے ہونے والے ثقافتی حملے اور اسی طرح کی بہت ساری مصیبتیں جو آئے دن اسلامی ریاستوں پر وارد کی جاری رہی ہیں۔ ہر زندہ دل اور پاک وجدان اور ضمیر رکھنے والا عاقل انسان بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اسلامی ریاستیں، دنیا کے گوشہ وکنار میں بسنے والے تمام مسلمان، اسلامی ممالک اور دیگر ملکوں سے نکل کر آج خانۂ کعبہ کے گرد اس عظیم گھر کا طواف کرنے کی غرض سے جمع ہونے والے حجاجِ کرام، جو ان عظیم اور متبرک مقامات کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے سرزمینِ وحی میں حاضر ہوئے ہیں، ان پر لازم اور ضروری ہے کہ حج کے اس پُر فیض اور روحانی ماحول سے جو کہ مسلمانوں کے لیے ایک قیمتی ذخیرہ ہے پہلے سے کہیں زیادہ بہرہ مند ہوں۔

حج اور دیگر اسی طرح کے اسلامی شعائر کے بارے میں یہی ہمارا نقطۂ نظر اور محورِ سخن ہے۔ جمہوری اسلامی اسی نقطۂ نظر اور مطالبے کے حق میں بڑی شجاعت اور دلیری کے ساتھ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑی ہے۔ احکامِ اسلامی کے دفاع کی وجہ سے عظیم انقلاب کے آغاز سے آج تک مسلسل استکباری اور استبدادی قوتوں کی طرف سے نفرت اور ان سے دشمنی مول رہی ہے جن میں سرِ فہرست شیطانِ بزرگ یعنی امریکہ ہے۔ وہ اپنے ان ناپاک عزائم اور سازشوں میں کامیابی کے حصول کے لئے روز بروز جمہوری اسلامی ایران کو توسعہ طلبی، جنگ طلبی اور ہمارے ملک میں بدامنی جیسے ناجائز الزامات لگا تا رہتا ہے، تا کہ دنیا کے لوگوں اور مسلمانوں کے سامنے اپنی ان ناپاک کینہ توزیوں اور خباثت سے پُر دشمنیاں مول لینے پر جواز اور دلیل پیش کر سکے۔

ان طاقتوں کے آلۂ کاروں اور ایجنٹوں کی طرف سے نشر ہونے والے ذرائع ابلاغ از جملہ ریڈیو اور مطبوعات جو صہیونیوں اور امریکہ اور ان کے پیروکاروں کی طرف سے بڑی

خطیر رقوم خرچ کر کے دنیا کے کونے کونے اور خصوصاً اسلامی ممالک سے شائع اور جاری کئے جاتے ہیں، بغیر کسی وقفے کے مسلسل تہمتیں اور الزامات لگا کے، پروپیگنڈے کر کے، بے بنیاد خبریں اور تجزیہ و تحلیل نشر کر کے سادہ لوح عوام کو گمراہ کر رہے ہیں اور اس طرح جمہوری اسلامی ایران کے خلاف اپنے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں، وہ اپنی ان ناپاک کوششوں کے ذریعے جمہوری اسلامی ایران کے انقلابی اور معنوی آثار، اس کی قداست اور حضرت امام خمینی (قدس اللہ نفسہ) کے نام اور ان کی محبت و احترام کو ٹھیس پہنچانے اور جمہوری اسلامی کے خلاف نئے اور جدید طریقوں اور نامردی کے انداز میں پروپیگنڈے کر کے دنیائے اسلام میں اس کے چاہنے والوں کو کم کرنے کے لیے کوشاں ہیں، تاکہ وہ اپنے ان جھوٹے اور بے بنیاد ہتھکنڈوں اور تہمتوں کے ذریعے سربلند ایرانِ اسلامی اور دیگر مسلم ریاستوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کو سابقہ تجربات اور دشمنیوں کا حوالہ دیکر خراب کر سکیں۔

دنیا کی ذلیل اور رسوا ترین دہشت گرد یعنی غاصب صہیونی حکومت (اسرائیل) کے حکمراں اور ان کے بد اخلاق حامی، امریکہ میں بیٹھ کر جمہوری اسلامی ایران پر دہشت گردی کا الزام لگا رہے ہیں۔ امریکہ اور اس کے حواری یعنی غاصب اسرائیل کے حکمراں کسی نہ کسی بہانے یا بغیر کسی جواز اور بہانے کے جمہوری اسلامی ایران کو اپنی تہمتوں کا نشانہ بنانے کے لئے انگشت نمائی کرتے رہتے ہیں اور اپنے سیاسی بیانات میں اسلامی جمہوری ایران کے مقدس اور درخشاں نام کا حقارت اور نفرت کے ساتھ تذکرہ کرتے ہیں۔

ہمارے لئے یہی باعثِ افتخار اور سربلندی ہے کہ آج دنیا کے رسوا ترین اور بدترین لوگ ہم سے نفرت کرتے ہیں، ہم بھی ان لوگوں سے اور ان کے ناپاک اور بُرے کردار اور ان کے آلودہ ہاتھوں سے متنفر اور ان سے بیزار ہیں۔ چنانچہ خداوندِ کریم اور اس کا (آخری) رسول بھی ان سے بیزار ہیں: "اَنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ رَسُوْلُہٗ." (۶)

آج خدا کے فضل وکرم سے بدکردار لوگوں کی دشمنی اوران کی مخالفت کے باوجود جمہوری اسلامی ایران اپنی پوری قدرت وعزت' ثابت قدمی اورعزم وارادے کے ساتھ ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اور ہردلعزیز قائدین اور رہنماؤں کے دوش بدوش اپنے ثبات واستقلال' آبادکاری اورتعمیرنو میں روزافزوں مصروف ہے۔ایسے رہنماؤں اورلیڈروں کے زیرسایہ جودنیامیں عزت ووقار اورعزم وارادے کا نمونہ ہیں' دین مبین اسلام پر مکمل یقین کے مالک ہیں اور اکثر وبیشتر ممالک کی نسبت ہمارے نوجوان ہرطرح کے غم انگیز حالات سے آزاد' زندہ دل اور بانشاط ہیں' جبکہ ہماری عوام بھی ہوشیار' دلیراوردین مقدس اسلام اورسرزمینِ ایران سے دفاع کے لئے ہمیشہ آمادۂ پیکار' روحانیت اور معنویت سے سرشار اپنی زندگی کوترقی اور پیشرفت اور بالآخرکم نظیراورمثالی وحدتِ کلمہ کے ساتھ اپنی زندگی (کے سفر) کوجاری رکھے ہوئے ہے۔الحمدللہ یہی وجہ ہے کہ دشمنوں کی سرسخت مخالفت اورسینکڑوں پروپیگنڈے اورہتھکنڈے ہماری ملت اورملک کی روزافزوں عظمت اورپائیداراقتدار کی علامت اورنشانی بن چکے ہیں۔

ان عظیم اورنیک ایام کواپنے لئے غنیمت سمجھتے ہوئے تمام حجاجِ کرام کودعوتِ فکر وتدبر دیتاہوں کہ ان ایام سے معنوی طور پر پورا پورا فائدہ اٹھاکراپنی باقیماندہ زندگی کواچھی طرح گزارنے کے لیے حج (اوراس کے مناسک کے) بارے میں زیادہ سے زیادہ سوچ بچار کریں۔
علمائے کرام سے تقاضا ہے کہ ان مضامین اور مطالب کو بلاامتیاز ایرانی وغیرایرانی قافلوں اور کاروانوں کوموقع اورمحل کی مناسبتوں سے پڑھ کرسنائیں اوران کے دلوں اور جانوں کوحج کی معنوی حیثیت اوراس کے سیاسی نقاط اورمطالب کی طرف متوجہ کریں۔

خداوندِ متعال کی درگاہ سے اسلام اورتمام مسلمانوں اورمسلم ریاستوں کی عزت وحقیقی استقلال اورعالمی استکبار کے سیاسی اوراقتصادی اثرورسوخ سے آزادی کا طلبگارہوں اورخداوندِ متعال کی درگاہ سے تقاضا کرتاہوں کہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم (روحی فداہ) کی خاص عنایات اورالطاف کے طفیل آپ (عج) کے پرچم تلے جمہوری اسلامی ایران کوبزرگی وعظمت اوراستقلال

کے ساتھ ثابت قدم رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

والسلام علی جمیع اخواننا المؤمنین

علی الحسینی الخامنہ ای

۱۴۱۶ھ

حواشی:

(۱) خداوندِ متعال کو ہمیشہ اس طرح یاد رکھو جیسا کہ تم اپنے آباؤ اجداد کو یاد رکھتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۲۰۰)

(۲) اور خدا اور اس کے رسول کی طرف سے حجِ اکبر کے دن (تم) لوگوں کے سامنے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدا اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں۔ (سورۂ توبہ۔ آیت ۳)

(۳) خدا تک ان جانوروں کا گوشت جانے والا ہے اور نہ خون۔ اس کی بارگاہ میں صرف تمہارا تقویٰ جاتا ہے اور اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارا تابع بنادیا ہے کہ خدا کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی کبریائی کا اعلان کرو اور نیک عمل والوں کو بشارت دو۔ (سورۂ حج۔ آیت ۳۷)

(۴) تاکہ اپنے منافع کا مشاہدہ کریں۔ (سورۂ حج۔ آیت ۲۸)

(۵) اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر شئے کی وضاحت موجود ہے اور یہ کتاب اطاعت گزاروں کے لئے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔ (سورۂ نحل۔ آیت ۸۹)

(۶) بے شک خدا اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں۔ (سورۂ توبہ۔ آیت ۳)